Al-Marjān Research Journal
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Citizenship of non-Muslim states: Beneficial rights and legal status of Muslim minorities

غیر مسلم ریاستوں کی شہریت: مسلم اقلیات کا حقِ انتفاع اور قانونی حیثیت

Authors Details

1. **Hafiz Liaqat Ali** (Corresponding Author)
   PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.
   Emial: liaqut123@gmail.com
2. **Dr. Muhammad Afzal**
   Assistant Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Citation

Ali, Hafiz Liaqat, and Dr. Muhammad Afzal." Citizenship of non-Muslim states: Beneficial rights and legal status of Muslim minorities."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 785−799.

Submission Timeline

Received: Jan 23, 2025
Revised: Feb 06, 2025
Accepted: Feb 22, 2025
Published Online: Mar 08, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

Citizenship of non-Muslim states: Beneficial rights and legal status of Muslim minorities

غیر مسلم ریاستوں کی شہریت: مسلم اقلیات کا حقِ انتفاع اور قانونی حیثیت

☆ حافظ لیاقت علی ☆ ڈاکٹر محمد افضل

Abstract

In the Qur'an, Allah says that everything in the universe has been created for the benefit of mankind so that man can worship Allah unitedly. That is why man has the country of some things in the world, so whatever he owns, he has full right to benefit from that thing. At the same time, he can also give the right to benefit from his belongings to someone else. The right to benefit from one's own thing or someone else's belongings is called "benefit" and the right to gain that benefit is called "right of benefit" in fiqh terminology. These rights are some individual and some social and collective. Intifada rights have great importance in the economy and trade. Collective rights refer to the rights that are equally enjoyed by all in a society and society, i.e. all people have the right to benefit from them without discrimination. Collective rights mean that each individual has the right to live a strong life in his or her social life, which is provided to him by providing him with basic necessities such as health, education, employment, and justice rights. The benefit shows here that these rights should be given to the individual to a very high extent so that he can live his life strongly. Through the meaning and practical provision of collective rights, every individual benefits from social and human rights and this leads to good balance and development in the social system. Many Muslims go to non-Muslim countries for different purposes, where they have rights under the law of that country. In today's time, as the world has become the existence of globalization, many modern types of these rights and rulings etc. are also coming up. In the paper under review, we will examine their rights from an Islamic perspective.

Keywords: Rights, Islamic, Muslims, Minorities, Fiqh, Social, Humans, Citizenship,

تعارف موضوع

کائنات میں موجود ہر شے بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے تخلیق کی گئی ہے تاکہ انسان اس سے مستفید ہو سکے۔ دنیا میں جو اشیاء انسان کی ملکیت میں ہوں جہاں ان سے منفعت کا حق حاصل ہوتا ہے وہاں بعض اپنی مملوکہ اشیاء سے فائدہ حاصل کرنے کا اختیار کسی دوسرے فرد کو بھی تفویض کرنے کر سکتا ہے۔ اپنی مملوکہ چیزوں یا کسی دوسرے کی مملوکہ شے سے فائدہ اٹھانے کو "انتفاع" اور اس حق فائدہ کو فقہ کی اصطلاح میں "حق انتفاع" کہا جاتا ہے۔ معاشرت، سیاست اور معیشت و تجارت میں "حقوق انتفاع" بہت اہمیت کے حامل ہیں۔

حقوق انتفاع کی کئی صورتیں ہیں بعض حقوق انتفاع انفرادی، کچھ سماجی اور اجتماعی ہوتے ہیں۔ سماجی و اجتماعی حقوق انتفاع سے مراد ایسے حقوق ہیں جو کسی سماج میں سب لوگوں کو بغیر کسی امتیاز کے حاصل ہوں اور معاشرہ کے تمام افراد یہ فوائد حاصل کرنے کا حق رکھتے ہوں۔

اجتماعی حقوق انتفاع کا مطلب ہے کہ سماج کے ہر فرد کو باوقار اور پائیدار زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے اس کی بنیادی ضروریات مثلاً صحت، تعلیم، روزگار، تحفظ اور انصاف معاشرہ یا ریاست کی ذمہ داری ہے کہ اس کو یہ تمام حقوق مہیا کرے۔

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، انسٹی ٹیوٹ آف اسلامی سٹڈیز، یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور، پاکستان۔
☆ اسسٹنٹ پروفیسر، انسٹی ٹیوٹ آف اسلامی سٹڈیز، یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور، پاکستان۔

اجتماعی حقوق انتفاع کی عملی فراہمی سے سماج کے ہر فرد ترقی کرنے، اپنی زندگی کو بہتر سے بہترین انداز میں گزارنے کے مواقع میسر آتے ہیں اور معاشرہ میں امن، محبت احترام، توازن اور ارتقاء کی فضا قائم ہوتی ہے۔

عہد موجود کو گلوبلائزیشن یا عالمگیریت کا دور کہا جاتا ہے، عالمی دنیا ایک گاؤں کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف سفر یا ہجرت معمول بن چکا ہے۔ انسان اپنی پسندیدہ یا سکینت کی جگہ کی تلاش میں ایک ملک سے دوسرے ملک میں مسکن اختیار کرنے کی جستجو میں ہے تاکہ اس کو بہتر، محفوظ اور سازگار ماحول میسر آسکے۔ بدقسمتی سے مسلم ریاستوں میں اکثریت ایسی ہیں کہ جہاں بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی کا فقدان ہے، جس کی بناء پر اکثر مسلم ریاستوں کے افراد بالعموم اور نوجوان بالخصوص غیر مسلم ریاستوں کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہیں۔ یہ بات ناقابل تردید ہے کہ ہجرت کرنے والے ان فراد میں ایک بڑی تعداد تعلیم یافتہ اور باشعور نوجوان نسل کی ہے جن کو اپنے روزگار کے حصول کے لئے غیر مسلم ریاستوں کی طرف رخ کرنا پڑتا ہے اور کچھ افراد یا خاندان ایک سازگار ماحول کی تلاش میں غیر مسلم ممالک کی طرف ہجرت کرتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں شہریت حاصل کی جاتی ہے اسی شہریت کی بنیاد پر بہت سے خصوصی حقوق اور امتیازی رعایتیں ملتی ہیں جن کا تصور حصول شہریت کے بنا ممکن ہے۔ انہی حقوق اور امتیازی رعایتوں کو 'حقوق انتفاع" کہا جاتا ہے۔ جن سے مسلمان مستفید ہوتے ہیں۔ زیر نظر مقالہ میں ان حقوق کا اسلامی نقطہ نظر سے جائزہ لیا جائے گا۔

مبحثِ اول: غیر مسلم ریاستوں کی طرف ہجرت و سفر کرنے کا شرعی حکم

سفر کو وسیلہ ظفر کہا گیا ہے اور انسانی ضروریات میں سے ہے قرآن جا بجا سفر کا حکم دیتا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین[1] ،اسی طرح ارشاد فرمایا کہ یعبادی الذین امنوا ان ارضی واسعة[2]

سفر سے انسان کو نت نئے تجربات و مشاہدات کا سامنا ہوتا ہے۔ نیز چونکہ حدیث میں سفر کو عذاب کا ٹکڑا بھی کہا گیا اس لیے سفر کے ذریعہ مسافر کی عزیمت اور صعوبتوں پر صبر و استقلال و پامردی بھی واضح ہوتی ہے۔ سفر کے کئی مقاصد ہو سکتے ہیں ابتدائے اسلام میں سفر کا ایک مقصد تجارت ہوتا تھا۔ قرآن کریم نے قریش کے سفر اور اس کے مقصد کا ذکر لایلف قریش کے الفاظ سے کیا ہے۔ مختلف انبیاء کے اسفار کا ذکر بھی قرآن میں ملتا ہے۔ حضرت ابرہیمؑ کے یہ الفاظ وقال انی مھاجر الی ربی" اسی طرح حضرت موسیٰؑ کو حکم ربانی فاسر بعبادی بھی سفر کے مقاصد کو بیان کرتا ہے۔ حضرت ذوالقرنین کے تین اسفار اور اجنبی قوموں سے ملاقات کا احوال قرآن نے تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ بعثت سے پہلے آقا دو جہاں کے اسفار، بعثت کے بعد مسلمانوں کا سفر حبشہ نیز ہجرت مدینہ اور پھر تیسری صدی تک مسلمانوں کے اسفار مختلف مقاصد کے لیے ہوتے رہے۔ جن میں اسلام کی ترویج و تبلیغ، طلب حدیث، فقہ، غیر مفتوحہ ممالک کو زیر نگیں لانے جیسے اہم اور عظیم مقاصد شامل ہیں۔ غیر مسلم ممالک میں بہت سے شرعی مسائل میں سب سے پہلا اور بنیادی سوال ان ممالک کی جانب ہجرت کرنے کی شرعی حیثیت کے حوالے سے سامنے آتا ہے۔

یہ سوال ایسا ہے جو قدیم فقہی مباحث کا اس قدر حصہ رہا کہ دیار غیر مسلم کی جانب ہجرت کا معاملہ حلت و حرمت کی حد تک پہنچا ہے۔

1 Al-Anʻām, 6:11.
2 Al-ʻAnkabūt, 29:56.

پہلا موقف

دیارِ غیر مسلم کی جانب ہجرت کو حرام قرار دینے والوں میں سرِ فہرست فقہائے مالکیہ ہیں۔۔ چنانچہ امام مالکؒ اس بات کو مکروہ شدیدہ گردانتے تھے کہ کوئی مسلمان تجارت کے مقصد سے بلادِ حرب غیر مسلم ملک) جائے اور فرمایا کرتے تھے کہ کوئی مسلمان اس ملک میں نہ جائے جہاں شرکیہ احکام و قوانین اس پر جاری کئے جاتے ہوں۔[3]

امام سحنونؒ فرماتے ہیں کہ امام مالک نے مسلمان کا، ارضِ حرب، چاہے بری ممالک یوں یا بحری، کی طرف تجارت کی غرض سے نکلنا مکروہ شدیدہ قرار دیا ہے[4]۔ نیز امام سحنونؒ نے مسلمان کے ارضِ شرک میں تجارت وغیرہ کسی غرض سے داخل ہونے کو شرعاناجائز قرار دیا ہے سوائے اس کہ اس کا مقصد کسی مسلمان کا فدیہ دے کر اس آزاد کروانا ہو۔[5]

قائلین حرمت کے دلائل

امام سحنونؒ فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کراہیت کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے دار الحرب سے دار السلام (مسلم ممالک) کی طرف ہجرت واجب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى يُهَاجِرُوا[6]

وجہ استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے اسلام کو قابل قبول نہیں مانا جو بلاد اسلام میں ہجرت کر کے نہیں آجاتے تاکہ انہیں وہاں اسلامی سرپرستی اور نگہبانی حاصل ہو جائے۔ جب دار الاسالم کی جانب ہجرت نہ کرنے والوں کے متعلق یہ فرمایا گیا ہے تو دار الاسلام چھوڑ کر دار الکفر جانے والوں وک بدرجہ اولیٰ اس آیت کے حکم کا محل مانا جائے گا۔

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا[7]

ابن عباس رضی اللہ عنہما و دیگر مفسرین نے اس آیت کے ذیل میں فرمایا کہ یہ آیات مکہ کے ان مسلمانوں کے بارے میں نازل ہوئیں جنہوں نے ہجرت نہیں کی بلکہ پیچھے رہ گئے اور ان کو آزمایا گیا اور وہ مسلمانوں کے مدمقابل مشرکین کے ساتھ جنگ میں حاضر و ہوئے تب انہوں نے بعد میں اپنا عذر پیش کیا کہ کنا مستضعفین فی الارض۔ اللہ نے ان کے عذر کو قبول نہیں کیا اور فرمایا الم تکن ارض اللہ واسعہ۔

اس کے بعد حقیقی معذور یعنی جن کا ضعف حقیقی ہے، بیمار اور معذور مرد اور کمزور اور ناتواں خواتین اور بچے وغیرہ تو ایسے لوگوں کو دار الحرب سے دار الاسلام کی جانب ہجرت نہ کرنے کی گنجائش دی گئی ہے۔

---

3 Mālik ibn Anas ibn Mālik ibn ‘Āmir al-Aṣbaḥī al-Madanī (d. 179 AH). *Al-Mudawwana al-Kubrā* (Bayrūt: Dār al-Kutub al-‘Ilmīya, 1994), 3:294.

4 Ibn Rushd, Abū al-Walīd Muḥammad ibn Aḥmad al-Qurṭubī (d. 520 AH). *Al-Muqaddimāt al-Mumahhidāt*. Edited by Dr. Muḥammad Ḥajjī (Bayrūt: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1988), 2:151.

5 Ibn Rushd, Abū al-Walīd Muḥammad ibn Aḥmad al-Qurṭubī (d. 520 AH). *Al-Muqaddimāt al-Mumahhidāt*. Edited by Dr. Muḥammad Ḥajjī (Bayrūt: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1988), 2:151.

6 Ibn Rushd, *Al-Muqaddimāt al-Mumahhidāt*, 2:155.

7 Al-Nisā’, 4:97.

دوسرا موقف

دیار غیر مسلم کی جانب ہجرت کے حرمت کے مذکورہ بالا قول کے برعکس دوسری جانب جواز کا بھی قول ہے۔ چنانچہ امام قرطبی نے زاد سفر اور سواری کا انتظام نہ ہونے کی صورت میں ہجرت نہ کرنے کا قول بیان کیا ہے۔[8]

قائلین جواز کے دلائل

جواز کے لیے سب سے بڑی دلیل قرنِ اولیٰ کے مسلمان تجار کا معمول ہے کہ وہ غیر مسلم ممالک میں تجارت کی غرض سے جاتے تھے ار فقہائے دین میں سے کسی نے ان کے اس طرز عمل پر سرزنش نہیں فرمائی۔ بلکہ اس سے پہلے عہد رسالت میں بھی

بہت سے واقعات اس کے جواز پر دال ہیں جیسا کہ ہجرت حبشہ، صحابہ کرام کا غیر مسلم ممالک کی جانب سفر جس کا رسول اللہ ﷺ کو بھی علم تھا اس کے باوجود کبھی نکیر نہیں فرمائی۔ اسی طرح حضرت مصعب بن عمیرؓ کا مدینہ منورہ معلم بن کر آنا، حضرت معاذ ابن جبلؓ کا یمن کی جانب حاکم بنا کر بھیجنا، وغیرہ۔ دراصل یہاں کچھ باتوں کا سمجھنا ضروری ہے وہ یہ کہ:

* جس غیر مسلم ملک میں کوئی مسلمان ہجرت کرنا چاہتا ہے وہاں پر اس کے لیے سیاسی اور قانونی طور پر کیا صورت حال ہے؟ کہ صورت حال کے بدل جانے سے حکم بھی تبدیل ہو جائے گا۔
* غیر مسلم ممالک میں ہجرت کے اسباب اور مقاصد کیا ہیں اور محرکات کون کون سے ہیں؟ کیونکہ سبب کے مختلف ہونے نیز محرکات کے فرق سے حکم بھی مختلف ہو جائے گا۔

معاصر ائمہ میں سے مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ اس مسئلہ کی تفصیل میں چند محرکات کو مد نظر رکھتے ہوئے غیر مسلم ممالک کی طرف ہجرت کے مختلف احوال کا تذکرہ فرمایا ہے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے:

بلا کراہت جواز

1۔ جب مسلمان کو اس کے اپنے وطن میں بغیر جرم کے تکلیف پہنچائی جائے یا اس کو ظلما قید کر لیا جائے یا اس کی جائیداد ضبط کر لی جائے اور اس کے پاس ان مظالم سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہوئے سوائے ہجرت کے تو ایسی صورت اگر ایسا شخص کسی غیر مسلم ملک کی جانب ہجرت کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

فرض

2۔ معاشی تنگی کا شکار شخص جب اپنے ملک میں بیسار تلاش کے باوجود معاشی وسائل حاصل نہ ہوں تو ایسے شخص کے لیے بلاد غیر کی جانب ہجرت کرنا ضروری ہے۔

باعث اجر و ثواب

3۔ غیر مسلم ملک میں لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے اور لوگوں کو دین حق پہنچانے کی غرض سے ہجرت کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ موجب اجر و ثواب بھی ہے۔

8 Ibn ʻAbd al-Barr, Yūsuf ibn ʻAbd Allāh. *Shadharāt al-Dhahab* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 5:335.

کراہت

4۔ معاشی وسائل پائے جانے کے باوجود اگر کوئی معیار زندگی بلند کرنے کی غرض سے اور خوشحال اور عیش و عشرت والی زندگی گزرانے کے لیے دار الحرب کی جانب ہجرت کرتا ہے تو شریعت ایسی ہجرت کو ناپسند کرتی ہے۔

مطلق حرام

5۔ اگر کوئی شخص سوسائٹی میں معزز بننے کے لیے اور دوسرے مسلمانوں پر اپنی بڑائی کے اظہار کے لیے غیر مسلم ممالک میں رہائش اختیار کرتا ہے یا دار الکفر کی شہریت اور قومیت کو دار الاسلام کی قومیت پر فوقیت دیتے ہوئے اور اس کو افضل سمجھتے ہوئے ان کی قومیت اختیار کرتا ہے یا اپنی پوری عملی زندگی میں بود و باش میں ان کا طرز اختیار کر کے ظاہری زندگی میں ان کی مشابہت اختیار کرنے کے لیے اور ان جیسا بننے کے لیے رہائش اختیار کرتا ہے۔ ان تمام مقاصد کے لیے وہاں رہائش اختیار کرنا مطلقا حرام ہے۔[9]

اسی طرح امام ابن حزم نے ایک اور محرک بھی ذکر فرمایا ہے:

مسلمانوں سے جنگ کا ارادہ

اگر کوئی شخص بلا ضرورت محض غیر مسلموں سے دوستانہ تعلقات کی بنا پر ان کے ملک چلا جائے اور ان کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف کسی عمل میں شریک ہو، ایسی حالت میں غیر مسلم ملک جانا یا قیام کرنا حرام ہے۔[10]

غیر قانونی طریقے سے ہجرت کرنا

موجودہ دور میں ہجرت کی ایک صورت "ڈنکی لگانا" بھی بہت عام ہے جس میں لوگ اپنی زندگیوں کو خطروں میں ڈال کر سفر کی مشقتیں اور صعوبتیں برداشت کر کے کئی کئی ماہ تک دشوار گزار راستوں اور غیر قانونی طور پر بارڈر پار کر کے ایجنٹوں کے ذریعہ دیگر ممالک میں یا تو پہنچتے ہیں یا پکڑے جانے پر واپس بھیج دیے جاتے ہیں یا پھر زندگی سے ہاتھ دو بیٹھتے ہیں۔

اس طریقے سے غیر ممالک میں جانا نہ تو شرعی طور پر ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے کی ممانعت فرمائی ہے[11]، نہ ہی قانونی طور پر۔ البتہ بیرون ملک جا کر حلال ذرائع و طریقہ سے جو آمدن ہو گی وہ حلال ہے۔[12]

ہجرت کے بعد دوسرا اہم مسئلہ غیر مسلم ممالک میں رہائش و سکونت اختیار کرنا اور وہاں کی شہریت حاصل کرنا ہے چنانچہ پہلے شہریت کا مفہوم جاننا ضروری ہے۔

مبحثِ دوم: شہریت کا مفہوم

شہریت (Nationality) کو عربی زبان میں الجنسیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے جو لغوی طور پر لفظ جنس سے مشتق ہے۔ جنس کے معنی کسی شے یا قسم یا اس کے نسل کے آتے ہیں[13]۔ المعجم الوسیط میں "الجنسیہ کا معنی یوں بیان کیا گیا ہے:

9 ‘Uthmānī, Muftī Taqī. *Fiqhī Maqālāt* (Karāchī: Maiman Publishers, 2011), 1:238.
10 Ibn Ḥazm, Abū Muḥammad ‘Alī ibn Aḥmad ibn Sa‘īd al-Qurṭubī (d. 456 AH). *Al-Muḥallā bi al-Āthār* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 12:125.
11 Al-Baqara, 2:195.
12 -*Fatāwā Hindīya*, Kitāb al-Ijāra (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 4:411.
13 Ibn Manẓūr. *Lisān al-‘Arab* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 2:383; Al-Jawharī, Ismā‘īl ibn Ḥammād. *Al-Ṣiḥāḥ* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 1:91; Ibn Fāris, Aḥmad. *Mu‘jam Maqāyīs al-Lugha* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 1:486; Al-Farāhīdī, Khalīl ibn Aḥmad. *Kitāb al-‘Ayn* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 6:55; Al-Fayyūmī, Aḥmad ibn Muḥammad. *Al-Miṣbāḥ al-Munīr* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 1:111; Fīrūzābādī, Majd al-Dīn. *Al-Qāmūs al-Muḥīṭ* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 2:203.

"الجنسیہ سے مراد وہ صفت ہے جو کسی شخص کے ساتھ اس لیے لگائی جاتی ہے تا کہ وہ کسی قوم یا امت کی طرف منسوب ہونے لگے "[14]۔
متقدمین میں سے کسی نے شہریت کی تعریفات سے تعرض نہیں کیا کیونکہ یہ دورِ مابعد میں رونما ہونے والا ایک قضیہ ہے۔۔ جبکہ جدید دور میں فقہ سے متعلق کتب میں شہریت کی متعدد تعریفات مذکور ہیں جو لفظی اختلافات کے باوجود تقریباً ایک ہی مفہوم کے ارد گرد گھومتی ہیں۔ جن کا لب لباب یہ ہے کہ:
شہریت دراصل ایک فرد اور حکومت کے درمیان ایک مخصوص سیاسی اور قانونی رابطہ کا نام ہے۔ جس کی بنیادی پر باہم حقوق و فرائض عائد ہوتے ہیں اور بعض تقاضوں اور واجبات کی تعمیل کرنی پڑتی ہے۔ شہریت وہ قانونی رشتہ ہے جس کی بنیاد پر ایک فرد کا وجود اور تشخص ایسی ریاست کی طرف منسوب ہو جاتا ہے جہاں کی اس کو شہریت حاصل ہے مثلا امریکی، ہندوستانی، برطانوی سعودی وغیرہ۔[15]
عہد موجود میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد غیر مسلم ریاستوں میں آباد ہے۔ غیر مسلم ریاستوں میں مقیم افراد میں تین اقسام کے ہیں۔

* غیر مسلم ممالک میں بسنے والے وہ افراد جن کی پیدائش ہی ایسے ممالک میں ہوئی ہے۔
* غیر مسلم ممالک میں رہنے والے نو مسلم جو دعوت اسلام کو قبول کر چکے ہیں۔
* مسلم ریاستوں سے ہجرت کر کے غیر مسلم ممالک میں آباد ہونے والے افراد۔

غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کی کتنی بڑی تعداد مقیم ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف ہندوستان میں بسنے والے مسلمانوں کی تعداد صحیح اعداد و شمار کے مطابق تیس کروڑ سے کم نہیں ہے، جو کہ پوری دنیا کے کسی ایک ملک میں موجود مسلمانوں کی سب سے بڑی تعداد ہے۔ چین میں کل آبادی کا تین اشاریہ فیصد، روس میں دس سے پندرہ فیصد جب کہ یورپ میں 2016 کے سروے کے مطابق کل آبادی کا 4.9 فیصد مسلمان تھے۔[16]

حصول شہریت کے طریقے

عالمی دنیا میں اس وقت شہریت کی کئی صورتیں متداول ہیں ان میں سے ایک اہم صورت اصلی شہریت کی ہے:

پیدائش کی بنیاد پر شہریت کا حق (Jus Soli)

دنیا کے کئی ایک ممالک کا یہ قانون ہے کہ جو بچہ اس سرزمین پر پیدا ہوا سے خود بخود شہریت حاصل ہو جاتی ہے اس کو حق خاک (jus Soli) کہا جاتا ہے۔
Jus Soli (حق خاک) سے مراد ہے کہ:
'right of soil', is the right of anyone born in the territory of a state to nationality or citizenship.[17]
یعنی پیدائش کے طور پر حاصل ہونے والی شہریت ایک ایسی قانونی حیثیت ہے جو کسی بھی شخص کو اس بنا پر حاصل ہوتی ہے کہ اس

14- *Al-Mu'jam al-Wasīṭ* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 1:140.
15Al-Ghaylānī, 'Abd Allāh. *'Ulūm al-Sharī'a wa al-Qānūn* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 152.
16"Citizenship Information." Accessed January 5, 2025. https://tinyurl.com/mrxttans.
17Marlow Bray. "The Different Types of Citizenship: A Comprehensive Guide." Accessed January 5, 2025.https://www.marlowbray.com/resource-articles/the-different-types-of-citizenship-a-comprehensive-guide.

کی پیدائش اس خاص ملک میں ہوتی ہے۔

حق خاک ہر اس شخص کو اس کی پیدائش کے ملک کی شہریت مہیا کرتا ہے باوجود اس کے کہ اس والدین کی شہریت چاہے کسی بھی ملک کی ہو۔

جب کہ Collins Dictionary میں اس کی تعریف برٹش انگلش کے حوالے سے درج ذیل الفاظ میں بیان کی گئی ہے:

the principle that a person's nationality at birth is determined by the territory within which he or she was born.[18]

یعنی ہر وہ شخص جو کسی ایسی سرزمین پر پیدا ہوگا تو اس کو قانونی طور پر شہریت کا حق حاصل ہوگا جس جگہ وہ پیدا ہوا ہے jus Soli کا مطلب در اصل right of Soil یعنی روح کا حق ہے۔

کئی سالوں سے جوس سولی کو دنیا بھر میں بے وطن افراد کی تعداد کو کم کرنے کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ پھر بھی مختلف قسم کے حالات بے وطنی کے خاتمے کو مشکل سفر بنا رہے ہیں۔

اس وقت تقریباً ۳۵ ممالک کے اندر یہ قانون نافذ ہے جس کے تحت اس ملک میں پیدا ہونے والے بچے کو شہریت کا حق حاصل ہوگا۔[19] جب کہ DW کی ایک رپورٹ جو ڈونلڈ ٹرمپ کے اس بیان کے رد میں کہ "امریکی سرزمین پر پیدا ہونے والے کسی بچے کو خود بہ خود امریکی شہریت نہیں ملنا چاہیے کیوں کہ ایسا صرف امریکا میں ہوتا ہے" ان ممالک کی تعداد ۲۹ بتلائی ہے جن میں ارجنٹائن باربادوس، برازیل، کینیڈا اور پاکستان وغیرہ شامل ہیں[20]۔

اصلی شہریت کے لیے کس چیز کو معیار یا بنیاد بنایا جائے اس بارے مختلف ممالک میں مختلف شرائط ہیں۔

شہریت کی دوسری قسم "محصولہ" کی چند صورتیں درج ذیل ہیں:

نسب یا والدین کی شہریت کی بنیاد پر شہریت کا حق

بچے کے والدین میں سے ایک یا دونوں کسی ملک کے شہری ہوں تو بچہ اس ملک کا شہری بن سکتا ہے یہ اصول جرمنی فرانس و جاپان میں نافذ العمل ہے۔ اس کے لیے انگلش میں Jus sanguinis کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ جس مطلب ہے:

'right of blood', is a principle of nationality law by which nationality is determined or acquired by the nationality of one or both parents.[21]

یعنی خون کا حق: کہ اگر کسی شخص کے والدین یا بعض معاملات میں دادا، دادی کسی ایسے ملک کے شہری ہیں جہاں اس شخص کی نہ تو پیدائش ہوئی ہے اور نہ ہی وہ اس کا باشندہ ہے تو والدین میں سے کسی ایک کا شہریت طلب کرنے والے ملک کا شہری ہونے کی صورت میں اس شخص کو شہریت مل جاتی ہے[22]۔

18*Collins English Dictionary* (Glasgow: HarperCollins, 2024), accessed August 18, 2024.
19Karnopp, Hope. “Is Ron Johnson Right That U.S. Is One of ‘Very Few’ Nations with Birthright Citizenship?” *Journal Sentinel*, accessed February 26, 2025; Rubin, April. “Mapped: Birthright Citizenship Around the World.” *Axios*, January 25, 2025, accessed February 26, 2025.
20“Citizenship Policies.” Accessed January 3, 2025. https://tinyurl.com/2x8dwk3p.
21“Global Citizenship Data.” Accessed January 3, 2025. https://tinyurl.com/y82urrz4.
22Marlow Bray, “The Different Types of Citizenship.”

قیام اور رہائش کی بنیاد پر شہریت کا حق

کچھ ممالک میں اگر کوئی شخص مخصوص مدت تک رہائش اختیار کرے تو اس کو قانونی طور پر اس ملک کا شہری ہونے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ البتہ اس کے لیے کچھ شرائط طے کی جاتی ہیں:

* قانونی رہائش (مثلاً ورک یا سٹڈی ویزہ کے بعد مستقل رہائش وغیرہ)
* زبان اور ثقافت کا جاننا
* مجرمانہ ریکارڈ نہ ہونا
* وفاداری کا حلف

کینیڈا میں کم از کم ۳ سال کی رہائش، انگلش یا فرنچ کا علم ہونے اور سٹیزن شپ کے ٹیسٹ کے بعد شہریت کا حق حاصل ہو سکتا ہے۔[23]

جب کہ برطانیہ میں ۵ سال کے قیام کے ساتھ ساتھ برطانیہ میں زندگی گزارنے کا ٹیسٹ اور ILR[24] کے حصول کے بعد شہریت حاصل کی جا سکتی ہے۔[25]

نکاح کی صورت میں حاصل ہونے والا شہریت کا حق

شہریت کے حصول کے لیے کئے جانے والے نکاح میں اگر اس رشتہ میں دوام اور استمرار کا قصد ہو یعنی یہ نیت نہ ہو کہ شہریت ملتے ہی اس رشتہ کو ختم کر دیا جائے گا۔ پھر اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں، پہلی یہ کہ عقد کرنے والے نے حصول شہریت کے مقصد کے ساتھ ساتھ کسی اور بھی مقصد کا ارادہ کیا ہو جو شرعاً نکاح کے مقاصد میں معتبر ہو جیسے احصان وغیرہ لہذا یہ نکاح شرعاً درست ہو گا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ یہ عقد دوام اور استمرار کے ساتھ ہو لیکن اس میں صرف شہریت کے حصول کا قصد ہو اس کے علاوہ کوئی اور قصد نہ ہو تو اگر کوئی اور فاسد شرط نہ ہو تو یہ نکاح بھی ٹھیک ہے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص بڑھاپے میں صرف اس لیے نکاح کرے کہ عورت اس کی دیکھ بھال کرے گی یہاں دوام بھی ہے لیکن جو قصد ہے وہ مباح ہے اس لیے جب تک کوئی اور باطل یا فاسد شرط نہ ہو تو یہ نکاح جائز ہو گا۔

دوسری صورت: شہریت کے حصول کے لیے نکاح عدم استمرار کے ارادہ کے ساتھ کرنا: اس کی تین صورتیں بنتی ہیں:

* اعقد نکاح کے وقت یہ عزم ہو کہ شہریت کے حصول کے بعد طلاق دی جائے گی اور عقد نکاح میں عدم استمرار کی نیت ہو اور یہ بات عقد میں صراحتاً مذکور ہو تو اس صورت میں عقد کی یہ صورت حکماً وحقیقتاً نکاح متعہ سے مطابقت رکھتی ہی۔

چنانچہ اس کی صورت یہ بنے گی کہ جیسے مرد کہے میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اس شہر سے نکل جاؤں اس جملے میں اور اس جملے میں کہ "میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں یہاں تک کہ میں شہریت حاصل کر لوں یا اسی طرح کا کوئی جملہ "کوئی فرق نہیں لہذا جب یہ نکاح متعہ کے مثل ہوا تو نکاح متعہ جس طرح جمہور اہل سنت والجماعت کے نزدیک باطل ہے سوائے بعض اہل الروافض کے تو نکاح کی مذکورہ صورت بھی ناجائز ہو گی۔

* عقد نکاح کے وقت طلاق کا ارادہ بھی ہو اور عقد کے عدم استمرار کا بھی لیکن عقد میں یہ شرط ذکر نہ کی گئی ہو اور نہ کوئی تحریر ہو اور نہ ہی دوسری جانب والوں کو اس کا علم ہو اور نہ کوئی دلیل ہو۔ تو یہ صورت نکاح کی اس صورت کے مشابہ ہوئی جس میں بوقت عقد طلاق کی تصریح نہ ہو لیکن

Canada Citizenship Act (Ottawa: Government of Canada, 2000).
24*Indefinite Leave to Remain* (London: Home Office, 2000).
25 *British Nationality Act 1981* (London: UK Legislation, 1981).

طلق کی نیت مضمر ہو۔ ایسی صورت میں جمہور فقہائے احناف، شوافع، مالکیہ اور بعض حنابلہ عقد نکاح کی صحت اور عدم بطلان عقد کے قائل ہیں۔ اور ان کے نزدیک تاقیت کی نیت اس وقت تک مؤثر نہیں ہو گی جب تک کہ عقد کے وقت ظاہر نہ کی جائے۔

۳۔ تیسری صورت یہ ہے کہ شہریت کے بعد طلاق کا قصد بھی ہو فریق ثانی کو اس بات کا علم عقد سے پہلے ہو کہ یہ نکاح مستقل نہیں لیکن نفس عقد میں یہ شرط نہ رکھی جائے۔

سرمایہ کاری یا معاشی بنیاد پر شہریت کا حق

بعض ممالک مثلاً سینٹ کٹس اینڈ نیوس، مالٹا اور قبرص وغیرہ مخصوص رقم کی سرمایہ کاری کے بدلے شہریت دیتے ہیں۔[26]

ڈومینیکا نامی چھوٹے ملک سے طوفان ٹکرانے کے بعد ملک عملی طور پر بجلی سے، پینے کے پانی کی فراہمی سے تقریباً ایک سال تک محروم رہا چنانچہ ملک کی تعمیر نو کے لیے شہریت کی فروخت کا سہارا لیتے ہوئے وزیر اعظم روزویلٹ سکیریٹ نے سرکاری طور پر یہ پیغام جاری کیا کہ:

"ہم دنیا بھر سے افراد اور ان کے خاندانوں کو اپنے ملک میں سرمایہ کاری کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور بدلے میں ہم انہیں ڈومینیکا کی شہریت فراہم کرنے کا وعدہ کرتے ہیں"۔[27]

شہریت بذریعہ انویسٹ منٹ کے لیے یہاں دو طریقے متعارف ہیں:

* اکیلے فرد کے لیے دو لاکھ امریکی ڈالر نا قابل واپسی کی سرمایہ کاری جب کہ دو لاکھ پچاس ہزار ایسے فرد کے لیے جو زیادہ سے زیادہ تین افراد کی شہریت لینا چاہتا ہو۔ اس کے بعد ہر زیر کفالت کے لیے پچاس ہزار جو شہریت لینا چاہتا ہو اور عمر اٹھارہ سال سے کم ہو اور اٹھارہ سال سے زیادہ عمر والوں کے لیے چالیس ہزار امریکی ڈالر ادا کرنا ضروری ہے۔
* دوسری صورت رئیل سٹیٹ میں دو لاکھ امریکی ڈالر کی خرید ہے جو تین سال تک فروخت نہیں کی جا سکتی۔[28]

اڈاپشن (گود لینے کی بنا پر) کے ذریعے شہریت

بہت سارے ممالک میں گود لیے ہوئے بچے کو گود لینے والے کے ملک کی شہریت حاصل ہو جاتی ہے۔[29]

گود لینے پر شہریت ملنے کے قوانین دنیا بھر میں مختلف ہیں لیکن اکثر قوانین گود لیے ہوئے بچوں کو شہریت دینے کے عمل میں معاون ہیں اور گود لیے ہوئے بچوں کو وہی حقوق و مراعات فراہم کرتے ہیں جو کہ حیاتیاتی (biological) شہری کو حاصل ہیں۔[30]

اعزازی شہریت

اعزازی شہریت ایک ایسی حیثیت ہے جو کسی ملک کی جانب سے افراد کو ان کی غیر معمولی شراکت یا امتیازی کامیابیوں پر عطا کی جاتی ہے۔

البتہ دیگر اقسام شہریت کے برعکس، اعزازی شہریت پیدائش، شادی، یا درخواست کے رسمی عمل کے بجائے ملک پر وصول کنندہ کے مثبت اثرات کو تسلیم کرتے ہوئے اعزاز کے طور پر دی جاتی ہے۔[31]

26Henley & Partners. “CBI Index.” Accessed January 3, 2025. https://tinyurl.com/32m3twkd.
27“Pakistan Citizenship Issues.” *BBC Urdu*, accessed January 3, 2025. https://www.bbc.com/urdu/articles/c62ex5pj6k6o.
28 “Citizenship Regulations.” Accessed January 3, 2025. https://tinyurl.com/3u7vb26t.
29Marlow Bray, “The Different Types of Citizenship.”
30Marlow Bray, “The Different Types of Citizenship.”

جیسے ونسٹن چرچل کو 1963 میں اس وقت کے امریکی صدر جان ایف کینیڈی نے امریکہ کی اعزازی شہریت بطور تحفہ پیش کی تھی۔

پناہ گزینی یا مہاجر کی حیثیت سے شہریت حاصل کرنا (Refugee / Asylum Seeker to Citizenship)

کچھ ممالک ایسے بھی ہیں جو اس بنیاد پر تارکین وطن کو شہریت دیتے ہیں کہ ان پر ان کے اپنے ممالک میں ظلم ہو رہا ہو یا جان کا خطرہ ہو اسی طرح سیاسی پناہ لینے والے افراد کو بھی یہ حق حاصل ہو سکتا ہے۔ جیسے جرمنی کے قانون کے مطابق پناہ گزین چھ سے آٹھ سال گزارنے کے بعد جرمن زبان اور سوسائٹی سے ہم آہنگی ثابت کرنے پر شہریت حاصل کر سکتے ہیں۔

دوہری شہریت

دوہری شہریت مختلف طریقوں سے حاصل ہو سکتی ہے جیسے اگر ایک شخص کو اصل شہریت کسی ایک ملک کی حاصل ہے پھر وہ کسی دوسرے ملک کی شہریت کسی بھی طریقے سے حاصل کرتا ہے مثلاً شادی کر کے یا سیاسی پناہ وغیرہ کے ذریعے۔

دوہری شہرتی کے حقوق اور ذمہ داریاں مختلف ہیں کہ بہت سے ممالک دوہری شہریت نہیں فراہم کرتے۔

شہریت کے حصول کے لیے اہانت کا طریقہ اختیار کرنا

مختلف غیر قانونی طریقوں میں سے ایک طریقہ اسائلم لینا ہے۔ اور دیکھنے میں آیا ہے کہ پاکستان میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو جان بوجھ کر اہانت کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد غیر ممالک میں پناہ اور شہریت کی درخواست اس بنا پر دیتے ہیں کہ اپنے ملک میں رہتے ہوئے ان کو جان کا خطرہ ہے۔ لہٰذا کسی بھی شخص کے لیے غلط بیانی اور دھوکہ کے ذریعے محض شہرت اور کسی عذر کے بغیر کافروں کے ملک میں رہائش اختیار کرنے کے لیے کفار کے ملک میں جانا جائز نہیں ہے، نیز مذکورہ بالا طریقۂ کار کے مطابق شہریت حاصل کرنے میں ملک و قوم اور سب سے بڑھ کر دین کی بدنامی ہوتی ہے، لہٰذا اس طرزِ عمل سے اجتناب ضروری ہے۔

کسی بھی ملک کی شہریت کے حصول کے بعد فرد کو درج ذیل حقوق انتفاع حاصل ہوتے ہیں:

* مستقل اقامت کا حق
* عام سرکاری رعایتوں اور سہولتوں سے فائدہ اٹھانے کا حق
* عام سرکاری نوکریوں کے حصول کا حق
* سیاسی آزادیوں سے متمتع ہونے (مثلاً الیکشن لڑنے) کا حق
* عارضی طور پر کسی اور ملک جانے کی صورت میں ڈپلومیٹک تحفظ کا حق
* عام باشندوں کو حاصل حقوق کی اپنے لیے حصول یابی کا حق

جب کہ شہریت اختیار کرنے کے نتیجے میں انسان پر کچھ ذمہ داریاں اور فرائض بھی عائد ہوتے ہیں جن کو مختصراً ذیل میں ذکر بیان کیا جاتا ہے۔

* اپنی تمام صلاحیتوں اور توانائیوں کے ساتھ ملکی تعمیر و ترقی میں شرکت کی ذمہ داری
* وطن اور مفادات وطن کی حفاظت اور ملکی اغراض و مقاصد کی تکمیل کا فریضہ

31 Marlow Bray, "The Different Types of Citizenship."

* زندگی کے ہر میدان میں ملکی قوانین کو حاکم اور فیصل ماننا اور ان قوانین پر عمل پیرا ہونا
* ضرورت کے وقت ملکی سرکاری فوج میں شمولیت اختیار کرنا اور ملک کی حفاظت کرنے کا فرض
* بیرون ملک ہر جگہ اپنے وطن کی نمائندگی کی ذمہ داری

کہیں پر بھی سکونت پذیر ہونا یا توقتی ہوتا ہے یا دائی۔ حصول شہریت کا مسئلہ دائمی قیام سے وابستہ ہے۔
قدیم فقہاء نے دائمی قیام وسکونت کے لیے استیطان کی اصطلاح مستعمل فرمائی جس کو موجودہ دور میں شہریت سے تعبیر کرتے ہیں۔ جس طرح سکونت وقیام کی مختلف حالتیں اور ہر حالت کا شرعی حکم جداگانہ ہے اسی طرح شہریت کی بھی مختلف حالتیں اوپر بیان ہوئیں نیز ان کا حکم بھی الگ الگ ہو گا۔ ان اقسام سے متعلق عمومی شرعی نقطہ نظر یہ ہے کہ اگر شہریت لینے کی صورت میں:

* اپنے یا اپنی نسلوں کے بارے ارتداد کا خوف ہو۔
* کوئی ایسا ملک برائے سکونت وقیام موجود ہو جہاں ارتداد کا خوف ہو نہ تو ارتداد کے خوف اور خطرے والی جگہ قیام کرنا یا شہریت لینا حرام ہے۔
* غیر مسلم ممالک کی شہریت لینے کی صورت میں اگر کسی کو ارتداد کا خوف تو لاحق نہ ہو البتہ خود یا اولاد کو آئے روز برائیوں کا مشاہدہ کرنا پڑتا ہو تو اس صورت میں شہریت لینا مکروہ ہے۔ اگر شہریت لینے کی بنا پر کفر اور برائی کے مشاہدہ کا اندیشہ نہ ہو اور اسلام کو یا شہریت کو حاصل کرنے والے کی ذات کو کوئی فائدہ پہنچایا جانا مقصود ہو تو ایسی سکونت یا شہریت حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔
* اسی طرح اگر اسلام اور اہل اسلام کی کسی مصلحت کے پیش نظر دار الکفر میں قیام ناگزیر ہو اور قیام نہ کرنے کی صورت میں اسلام یا مسلمانوں کو سخت نقصان کا اندیشہ ہو تو ایسے میں شہریت لینا اور قیام کرنا ضروری ہے۔[32]

گویا حصول شہریت کے شرعی حکم میں تبدیلی کے مختلف اسباب و محرکات ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات ان کا تعلق کسی مسلمان فرد کی ذات سے ہوتا ہے کبھی کبھار اجتماعی مفادات و مصالح کی بنیاد پر حکم میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے
مذکورہ تفصیل کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ حصول شہریت کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ مجبوری کی بنیاد پر کسی ملک کی شہریت حاصل کرنا اور دوسری یہ کہ بہ رضا و رغبت کسی ملک کی شہریت طلب کرنا۔ غیر مسلم ممالک کی شہریت لینے کے حوالے سے فقہاء کی آراء درج ذیل ہیں:

قطعی ممانعت

بیشتر معاصر فقہاء غیر مسلم ملک میں مستقل سکونت اختیار کرنے اور شہریت حاصل کرنے کو قطعی طور پر ممنوع قرار دیتے ہیں۔ ان میں سے چند نمایاں فقہاء میں شیخ محمد رشید رضا، شیخ علی محفوظ، شیخ محمد عبد الباقی زرقانی، شیخ ادریس شریف محفوظ (مفتی لبنان) شیخ عبد اللطیف بن عبد الرحمن، علامہ عبد الحمید بن بادیس، علامہ بشیر ابراہیمی، جزائر کی جمعیت العلماء کے تمام اراکین، سعودی عرب کی فتوی و تحقیق کمیٹ کے جملہ ممبران، شیخ ابن عثیمین، شیخ محمد السبیل، ڈاکٹر محمد سید طنطاوی شیخ الازہر، ڈاکٹر سعید رمضان بوطی شامل ہیں۔[33]

---

32 Ibn Bāya, ʻAbd Allāh. *Ṣināʻat al-Fatwā* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 284–85.
33Riḍā, Rashīd. *Fatāwā Rashīd Riḍā* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 5:1748; *Ḥukm al-Tajannus bi-Jinsīya Dawla Ghayr Islāmīya* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 35–53; Ṭālibī, ʻAmmār. *Ibn Bādīs: Ḥayātuh wa Āthāruh* (Bayrūt:

جواز

اگر کوئی شخص کسی غیر مسلم ملک میں مستقل سکونت اختیار کرتا ہے اور شہریت حاصل کرتا ہے تو اس شرط پر وہ شہریت حاصل کر سکتا ہے کہ وہ پر عزم ہو کہ بلادِ کفر میں رہتے ہوئے اپنی حد تک دین کی حفاظت کرے گا اور مشرک سماج میں اپنے تشخص کو برقرار رکھے گا۔ یہ مؤقف شیخ یوسف القرضاوی، وھبہ الزحیلی، شیخ شاذلی نیفر وغیرہ کا ہے۔[34]

حالت اضطرار میں غیر اسلامی ملک کی شہریت کا جواز

بین الاقوامی فقہی اکیڈمی کے بعض اراکین جیسا کہ شیخ عبد الرحیم باہ، شیخ محمد بن عبد اللطیف آل سعد اور شیخ محمد مختار مفتی تیونس وغیرہ حضرات کے نزدیک اگر کوئی مسلمان شخص مسلم ریاست میں مظلومیت کی زندگی بسر کر رہا ہو اور بلاد کفر کے علاوہ اسے کسی مسلم ملک میں پناہ نہ مل رہی ہو تو ایسے میں اس کے لیے بلاد کفر کی شہریت حاصل کرنے اور سکونت اختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔[35]

تفصیل طلب

اس مسئلے کا ایک عمومی حکم نہیں بلکہ مفصل حکم ہے کہ غیر مسلم ممالک میں سکونت اختیار کرنے یا شہریت طلب کرنے کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔

- بغیر کسی شرعی عذر یا حالت اضطرار کے صرف اس لیے شہریت طلب کرنا کہ وہ ملک ترقی یافتہ ہے وہاں کے لوگ اور نظام حکومت و معیشت زیادہ مضبوط و پسندیدہ ہے۔ اس نیت کے ساتھ شہریت طلب کرنا ناجائز ہے۔[36]
- مسلم اقلیتوں کے ایسے افراد جو غیر مسلم ملک میں پیدا ہوئے اور وہیں کے اصلی باشندے ہیں ایسے لوگوں کے لیے اپنے کافر ملک کی شہریت کے کاغذات کی خانہ پری کرنا اور اپنی قانونی پوزیشن مضبوط کرنا جائز ہے۔
- مسلم اقلیتوں کے طویل مدت سے غیر اسلامی ملک میں مقیم غیر اصلی باشندے۔ پھر ان کی بھی مختلف حالتیں ہو سکتی ہیں۔
- ظلم و ستم سے بچنے کے لیے پناہ گزین بننے اور خود کو حالت اضطراری میں پانے والے۔ ان کے لیے غیر مسلم ملک کی شہریت لینا جائز ہے۔
- جو اچھے روزگار کی تلاش میں ایسی حالت میں بلاد کفر میں آئے کہ نہ آتے تو مسلم ملک میں انہیں کام نہ ملتا اور فاقوں سے مرنے کی نوبت آجاتی۔ اگر شہریت کے بغیر روزگار نہ ملے یا دقت و پریشانی کا سامنا ہو تو ان کے لیے شہریت قبول کرنا جائز ہے۔
- اسلام اور اہل اسلام کے فائدہ اور دعوت دین کی نیت سے شہریت حاصل کرنا چاہیں تو ان کے لیے بھی جائز ہے۔
- صرف دنیوی فائدے کی خاطر شہریت لینا اس کے علاوہ اور کوئی مقصد نہ ہو تو اس مقصد کے تحت شہریت لینا ایسا حرام ہے جس کا گناہ شہریت کا بوجھ ڈھونے تک جاری رہے گا۔[37]

Dār al-Fikr, 2000), 3:308; Būṭī, Sa‘īd Ramaḍān. *Qaḍāyā Fiqhīya Mu‘āṣira* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 201; *Fatāwā al-Lajna al-Dā’ima lil-Buḥūth al-‘Ilmīya wa al-Iftā’* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 23:394; *Majallat Majma‘ al-Fiqh al-Islāmī*, Rābiṭat al-‘Ālam al-Islāmī, No. 4 (1410 AH); Al-Jazā’irī, Muḥammad ‘Abd al-Karīm. *Tabdīl al-Jinsīya: Ridda wa Khiyāna* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 196; Ṭanṭāwī, ‘Alī. *Fatāwā al-Shaykh ‘Alī Ṭanṭāwī* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 163; Tūbūlyāk, Sulaymān. *Al-Aḥkām al-Siyāsīya lil-Aqallīyāt al-Islāmīya* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 82; ‘Āmir, ‘Imād. *Al-Hijra ilā Bilād Ghayr al-Muslimīn* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 278.

34‘Uthmānī, Muḥammad. *Qaḍāyā Fiqhīya Mu‘āṣira* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 329; Khālid Muḥammad ‘Abd al-Qādir. *Min Fiqh al-Aqallīyāt al-Muslima* (Doha: Wizārat al-Awqāf wa al-Shu’ūn al-Islāmīya, 1418 AH), 168; *Majallat Majma‘ al-Fiqh al-Islāmī*, No. 3 (1987).

35*Majallat Majma‘ al-Fiqh al-Islāmī* (1987), 195.

36 *Muslim Aqallīyāt ke Shar‘ī Masā’il* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 130.

خلاصہ بحث

خلاصہ اس بحث کا یہ ہے کہ اقلیت کی اصطلاح مسلمانوں کے لیے استعمال کرنا جائز ہے بایں معنی کہ مسلم اقلیت سے مراد ہر ایسا انسانی مجموعہ لیا جائے جو دین حق اسلام کی اطاعت کی نسبت رکھتا ہو اور ایک دوسری انسانی جماعت کے ساتھ رہتا ہو جو کہ دینی لحاظ سے اس سے مختلف اور اس جماعت ہی کو مسلمان گروہ پر سیادت و بالادستی حاصل ہو۔ نیز اگر کسی غیر مسلم ملک کی جانب ہجرت کرنا یا سفر کرنا ناگزیر ہو تو علماء اس کی اجازت دیتے ہیں اسی طرح سے اگر ہجرت کے مقاصد نیک ہوں اور دینی اسباب بھی کارفرما ہوں تو کسی غیر مسلم ملک میں جانا ٹھیک ہے۔ اگر معاشی تنگی کا شکار شخص اپنے ملک میں بسیار تلاش کے باوجود معاشی وسائل نہ حاصل کر سکتا ہو تو اس کے لیے دیگر ممالک کی جانب ہجرت کرنا فرض ہے۔ ان مقاصد کے علاوہ اگر کوئی معاشرہ میں معزز بننے کے لیے دوسرے مسلمانوں پر اپنی بڑائی کے اظہار کے لیے یا غیر مسلموں کے س اتھ ملکر مسلمانوں کے خلاف کسی عمل میں شریک ہونے کے لیے غیر مسلم ممالک میں رہائش اختیار کرتا ہے تو علماء اس ہجرت کو اور ایسی شہریت کو حرام قرار دیتے ہیں۔ چوتھا اہم مسئلہ شہریت کے حصول کے مختلف طریقوں سے انتفاع کا تھا۔ اس حوالے سے علماء کی آراء کی روشنی میں یہ بات سامنے آئی کہ شہریت کے حصول کے لیے ہر وہ طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے جو شریعت سے متصادم نہ ہو۔ البتہ شہریت کے حصول کا وہ طریقہ جو شادی کی صورت میں اپنایا جاتا ہے تفصیل طلب تھا جس کی تمام صورتیں مقالہ میں بیان کر دی گئی ہیں۔

تجاویز و سفارشات

* **فقہی آراء کا تقابلی جائزہ:** مقالے میں فقہاء مالکیہ کی حرمت اور دیگر ائمہ کی جواز کی آراء کو تفصیلی دلائل سمیت پیش کیا جائے تاکہ قارئین کو متوازن اسلامی نقطہ نظر مل سکے۔
* **عصری سیاق و سباق کا تجزیہ:** غیر مسلم ریاستوں میں حقوق انتفاع (جیسے شہریت، روزگار، تعلیم) کی موجودہ قانونی صورتحال کا جائزہ لیا جائے اور اسے قرآنی احکامات سے ہم آہنگ کیا جائے۔
* **ہجرت کے شرعی احکام کی وضاحت:** سفر اور ہجرت کے قرآنی و حدیثی دلائل کو مد نظر رکھتے ہوئے، تعلیم اور روزگار کی غرض سے ہجرت کی شرعی حیثیت کو واضح کیا جائے۔
* **سماجی اثرات کا مطالعہ:** مسلم نوجوانوں کی غیر مسلم ممالک کی طرف ہجرت کے معاشرتی اور معاشی اثرات کا تجزیہ کیا جائے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں رہنمائی پیش کی جائے۔
* **عملی رہنما اصولوں کی تجویز:** مسلمانوں کے لیے غیر مسلم ریاستوں میں رہائش اور حقوق انتفاع سے استفادے کے لیے شرعی حدود و ضوابط پر مبنی ایک عملی فریم ورک تیار کیا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* ʻAdlān, ʻAṭīya. *Al-Aḥkām al-Sharʻīya lil-Nawāzil al-Siyāsīya*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.

37Al-Ḥasan, Samīḥ ʻAwāḍ. *Al-Jinsīya wa al-Tajannus wa Aḥkāmuhā fī al-Fiqh al-Islāmī* (Damascus: Dār al-Nawādir, 1433 AH), 271; Tūbūlyāk, *Al-Aḥkām al-Siyāsīya lil-Aqallīyāt al-Islāmīya*, 59; Salāma, Muḥammad ibn Darwīsh ibn Muḥammad. *Al-Aqallīyāt al-Islāmīya wa mā Yataʻallaq bihā min Aḥkām fī al-ʻIbāda wa al-Imāra wa al-Jihād* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 82; Al-Jabr, Yūsuf. *Al-Aḥkām al-Fiqhīya li mā Yaʻriḍ lil-Muslim al-Muqīm fī Dār al-Kufr* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 597; ʻAdlān, ʻAṭīya. *Al-Aḥkām al-Sharʻīya lil-Nawāzil al-Siyāsīya* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000), 727.

* Al-Ḥasan, Samīḥ ʻAwāḍ. *Al-Jinsīya wa al-Tajannus wa Aḥkāmuhā fī al-Fiqh al-Islāmī*. Damascus: Dār al-Nawādir, 1433 AH.
* Al-Jabr, Yūsuf. *Al-Aḥkām al-Fiqhīya li mā Yaʻriḍ lil-Muslim al-Muqīm fī Dār al-Kufr*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Al-Ghaylānī, ʻAbd Allāh. *ʻUlūm al-Sharīʻa wa al-Qānūn*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Al-Jawharī, Ismāʻīl ibn Ḥammād. *Al-Ṣiḥāḥ*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Al-Farāhīdī, Khalīl ibn Aḥmad. *Kitāb al-ʻAyn*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Al-Fayyūmī, Aḥmad ibn Muḥammad. *Al-Miṣbāḥ al-Munīr*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Fīrūzābādī, Majd al-Dīn. *Al-Qāmūs al-Muḥīṭ*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Ibn ʻAbd al-Barr, Yūsuf ibn ʻAbd Allāh. *Shadharāt al-Dhahab*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Ibn Fāris, Aḥmad. *Muʻjam Maqāyīs al-Lugha*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Ibn Ḥazm, Abū Muḥammad ʻAlī ibn Aḥmad ibn Saʻīd al-Qurṭubī. *Al-Muḥallā bi al-Āthār*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Ibn Manẓūr. *Lisān al-ʻArab*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Ibn Rushd, Abū al-Walīd Muḥammad ibn Aḥmad al-Qurṭubī. *Al-Muqaddimāt al-Mumahhidāt*. Edited by Dr. Muḥammad Ḥajjī. Bayrūt: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1988.
* Ibn Bāya, ʻAbd Allāh. *Ṣināʻat al-Fatwā*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Khālid Muḥammad ʻAbd al-Qādir. *Min Fiqh al-Aqallīyāt al-Muslima*. Doha: Wizārat al-Awqāf wa al-Shu'ūn al-Islāmīya, 1418 AH.
* Mālik ibn Anas ibn Mālik ibn ʻĀmir al-Aṣbaḥī al-Madanī. *Al-Mudawwana al-Kubrā*. Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʻIlmīya, 1994.
* *Al-Muʻjam al-Wasīṭ*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* *British Nationality Act 1981*. London: UK Legislation, 1981.
* *Canada Citizenship Act*. Ottawa: Government of Canada, 2000.
* *Collins English Dictionary*. Glasgow: HarperCollins, 2024.
* *Fatāwā al-Lajna al-Dā'ima lil-Buḥūth al-ʻIlmīya wa al-Iftā'*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* *Fatāwā Hindīya*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* *Indefinite Leave to Remain*. London: Home Office, 2000.
* *Majallat Majmaʻ al-Fiqh al-Islāmī*. Rābiṭat al-ʻĀlam al-Islāmī, No. 3 (1987).
* *Majallat Majmaʻ al-Fiqh al-Islāmī*. Rābiṭat al-ʻĀlam al-Islāmī, No. 4 (1410 AH).
* *Muslim Aqallīyāt ke Sharʻī Masā'il*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Riḍā, Rashīd. *Fatāwā Rashīd Riḍā*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Salāma, Muḥammad ibn Darwīsh ibn Muḥammad. *Al-Aqallīyāt al-Islāmīya wa mā Yataʻallaq bihā min Aḥkām fī al-ʻIbāda wa al-Imāra wa al-Jihād*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Ṭālibī, ʻAmmār. *Ibn Bādīs: Ḥayātuh wa Āthāruh*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Ṭanṭāwī, ʻAlī. *Fatāwā al-Shaykh ʻAlī Ṭanṭāwī*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Tūbūlyāk, Sulaymān. *Al-Aḥkām al-Siyāsīya lil-Aqallīyāt al-Islāmīya*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* ʻĀmir, ʻImād. *Al-Hijra ilā Bilād Ghayr al-Muslimīn*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* ʻUthmānī, Muftī Taqī. *Fiqhī Maqālāt*. Karāchī: Maiman Publishers, 2011.
* ʻUthmānī, Muḥammad. *Qaḍāyā Fiqhīya Muʻāṣira*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* Al-Jazā'irī, Muḥammad ʻAbd al-Karīm. *Tabdīl al-Jinsīya: Ridda wa Khiyāna*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 2000.
* "Citizenship Information." Accessed January 5, 2025. https://tinyurl.com/mrxttans.
* "Citizenship Policies." Accessed January 3, 2025. https://tinyurl.com/2x8dwk3p.
* "Global Citizenship Data." Accessed January 3, 2025. https://tinyurl.com/y82urrz4.
* Henley & Partners. "CBI Index." Accessed January 3, 2025. https://tinyurl.com/32m3twkd.
* Karnopp, Hope. "Is Ron Johnson Right That U.S. Is One of 'Very Few' Nations with Birthright Citizenship?" *Journal Sentinel*. Accessed February 26, 2025.

- ⁎ Marlow Bray. "The Different Types of Citizenship: A Comprehensive Guide." Accessed January 5, 2025. https://www.marlowbray.com/resource-articles/the-different-types-of-citizenship-a-comprehensive-guide.
- ⁎ "Pakistan Citizenship Issues." *BBC Urdu*. Accessed January 3, 2025. https://www.bbc.com/urdu/articles/c62ex5pj6k6o.
- ⁎ Rubin, April. "Mapped: Birthright Citizenship Around the World." *Axios*, January 25, 2025. Accessed February 26, 2025.